بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۳ | یکم ماہ احسان ۱۳۲۴ھش | ۱۹ رجمادی الثانی سنہ ۱۳۶۴ھ | یکم جون سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۲۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے پاؤں میں درد کل کی نسبت آج کچھ زیادہ ہے۔ عام طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بفضل خدا نقرس کے درد سے آرام ہے۔ فالحمد للہ

آج صبح کی ٹرین سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ میاں محمد احمد خان صاحب۔ اور میاں مسعود احمد خان صاحب مالیر کوٹلہ اور نوابزادہ محمد عبداللہ خانصاحب معہ بیگم صاحبہ چند روز کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

صاحبزادہ مرزا منظفر احمد صاحب معہ بیگم صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ چار دن کے قیام کے بعد واپس ملتان تشریف لے گئے۔

کل مکرم فنانشل سیکرٹری صاحب تحریکات جدید نے تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن کے وعدے پورے

روزنامہ الفضل قادیان ۱۹ رجمادی الثانی ۱۳۶۴ھ

امت محمدیہ اور روحانی انعامات

(از ایڈیٹر)

مولوی سید سلیمان صاحب ندوی اعلیٰ پایہ کے مصنف ہیں۔ اور علم عربی کے اچھے ماہر۔ مگر حال میں ان کے اس خطبۂ صدارت میں جو انہوں نے جمعیۃ علماء صوبہ بمبئی کے اجلاس میں پڑھا۔ اور ۲۵ رمئی کے اخبار "کوثر" میں شائع ہوا ہے۔ آیات ذیل کے معنی اور تشریح پڑھ کر حیرت ہوئی۔

سید صاحب موصوف نے یہ تمہیدی الفاظ لکھنے کے بعد کہ "اب ہم کو اس انعام یافتہ گروہ کا پتہ چلانا ہے۔ سورۂ نساء رکوع ۹ سے یہ آیات پیش کی ہیں۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا۔ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا۔ اور معنی یہ کئے ہیں۔

"اور اگر وہ بھی کریں جو ان کو کہا جاتا ہے۔ تو ان کے حق میں بہتر ہو۔ اور زیادہ ثابت ہو دین میں۔ اور اس وقت ہم ان کو اپنے پاس سے بڑا ثواب دیں۔ اور ان کو سیدھی راہ پر چلائیں۔ اور جو لوگ اللہ اور رسول کے حکم پر چلے ہیں وہ ان کے ساتھ ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے انعام سے نوازا ہے نبی اور صدیق اور شہید اور صالح خوب ہے ان کی رفاقت۔ یہ ہے اللہ تعالےٰ کی طرف سے فضل اور اللہ بس ہے خبر رکھنے والا"۔

پھر تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "ان آیتوں میں سیدھے راستہ پر چلنے والے اطاعت گزار گروہوں کے چار نام یا اوصاف بتائے گئے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی نوازش اور مقبولیت سے سرفراز ہیں۔ یعنی انبیائے کرام علیہم السلام جو انسانی جماعتوں میں سب سے اعلےٰ درجہ کے بندوں اور سرافراز افراد کے نام ہیں۔ جن سے بڑھ کر راہ نمائی اور انسانیت کے رہبروں کے لئے رہبری اور بشر کی اصلاح اور ہدایت کے لئے اللہ تعالےٰ نے دوسرا نمونہ نہیں بنایا۔ اس کے بعد ان تین گروہوں کے نام ہیں۔ جو ان راہ نماؤں اور راہبروں کے رستہ پر چلکر صدیقیت اور شہادت۔ اور صلاح وفلاح کی منزلوں پر پہونچے ہیں۔ اور جنہوں نے اللہ تعالےٰ کے ان بنائے اور ڈھلے ہوئے نمونوں کو دیکھ کر اپنے کو درست کیا۔ اور دوسرے انسانوں کے لئے نمونہ بنے"۔

ترجمہ کے جن الفاظ کو جلی کر دیا گیا ہے وہ خاص توجہ کے قابل ہیں۔ افسوس ہے کہ تشریح میں بھی ان معانی کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔ بلکہ انہیں اور زیادہ پیچیدہ بنا دیا گیا ہے۔ جناب سید صاحب موصوف کو اس بات کا اعتراف ہے۔ کہ ان آیات میں اسی صراطِ مستقیم کا ذکر ہے۔ جس کے بارے میں" امتِ محمدیہ کو ہر نماز کی ہر رکعت میں یہ تاکید ہے۔ کہ یہ دعا مانگو کہ بارالٰہا ہم کو نبیوں کی راہ پر چلنے کی توفیق عنائت فرما۔ اور یہود و نصاریٰ جو تیرے مغضوب اور تیری راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ ان کے راستوں اور طریقوں سے ہم کو بچا"۔ اب قابلِ غور بات یہ ہے۔ کہ اس تکرار سے کی جانے والی یہ دعا شرف قبولیت حاصل کرتی ہے یا نہیں۔ اگر کرتی ہے۔ تو کس طرح۔ نہ صرف ہمارے نزدیک بلکہ خود سید صاحب موصوف کے نزدیک بھی اس کی قبولیت کا ذکر سورۂ نساء رکوع ۹ کی انہی آیات میں ہے۔ جو اوپر درج کی گئی ہیں۔ لیکن وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ کے جناب سید صاحب نے جو یہ معنی کئے ہیں۔ کہ روزانہ ہر نماز کی ہر رکعت میں دعا کرنے والوں کو یہ روحانی مدارج وانعامات حاصل نہیں ہونگے۔ بلکہ "وہ انکے ساتھ ہونگے جنکو اللہ تعالےٰ نے اپنے انعام سے نوازا ہے۔ نبی اور صدیق اور شہید اور صالح" ان سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ کسی کی بھی دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ دعا یہ نہیں کی جاتی۔ کہ ہمیں ان کے ساتھ کر دیا جائے۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے انعام سے نوازا ہے۔ اور جو نبی اور صدیق اور شہید اور صالح ہیں۔ بلکہ یہ کی جاتی ہے۔ کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ ہمیں وہ راہ بتا۔ اور اس پر چلا جس پر تو نے منعم علیہ یعنی نبی اور صدیق۔ اور شہید اور صالح بندوں کو چلایا۔ گویا اس دعا میں یہ روحانی درجے خود حاصل کرنے کے لئے دعا سکھائی گئی ہے۔ اب اگر کسی کو ان درجوں میں سے تو کوئی حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ اسے صرف یہ درجے پانے والوں کے ساتھ چلنے کی اجازت مل جاتی ہے۔ جس طرح ایک بڑے افسر کے ساتھ اس کا خادم چلتا ہے۔ تو اس کے کوئی معنی نہیں۔

دراصل اس آیت کے لفظ مع کا جناب سید صاحب موصوف نے وہی مفہوم لیا ہے۔ جو عام لوگ اس لئے لیتے ہیں کہ کہیں امت محمدیہ میں سے جسے خدا تعالےٰ نے تمام امتوں کے مقابلہ میں خیرامۃ قرار دیا ہے۔ کسی کو انسانی جماعتوں میں سے سب سے اعلیٰ درجہ یعنی نبوت کا انعام نہ مل جائے۔ لیکن اگر اس سب سے بڑے انعام کو اس طرح نظرانداز کر دیا جائے۔ تو پھر دوسرے روحانی مدارج سے بھی دست بردار ہو جانا پڑتا ہے۔ کیونکہ اس آیت کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ جس طرح امت محمدیہ میں سے کوئی نبوت کا انعام حاصل نہیں کر سکتا بلکہ وہ انبیاء کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح کوئی صدیق بھی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ صدیقوں کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ کوئی شہید بھی نہیں ہو سکتا بلکہ صرف شہیدوں کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ کوئی صالح بھی نہیں بن سکتا۔ بلکہ صالحین کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ صالح مومن کا آخری درجہ ہے۔

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

شمال مشرقی ایشیا کمانڈ سے پانچ اصحاب کی بیعت کا خط

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک زمانہ میں قبول احمدیت کی ایسی مثالیں عام ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے خاص طور پر سعید الفطرت لوگوں کے دلوں میں احمدیت قبول کرنے کی تحریک کرتے ہیں اور ایسے لوگ غیر معمولی حالات میں محض خدا کے فضل سے اس پر عمل کرنے کی توفیق پاتے ہیں۔

حال ہی میں ویسٹ افریقن انجنیئرز شمال مشرقی ایشیا کمانڈ کی فوج کے حسب ذیل پانچ اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت میں داخل ہوئے ہیں۔

(1) Abu Bakr Sb
(2) Abdal Salami Sahib
(3) Slanialrus Ade Soares Sahib
(4) J. B. Jhansons Sb
(5) Usman Sahib

ظاہر ہے۔ کہ میدان جنگ کی اہم مصروفیات اور دینی معلومات حاصل کرنے کی غیر معمولی مشکلات کے باوجود قبول احمدیت کی توفیق پانا محض خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے فرشتوں کی تحریک پر منحصر ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی نصرت اور معاونت کا کھلا ثبوت مل رہا ہے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ یہ زمانہ احمدیت کی ترقی اور اشاعت کا خاص زمانہ ہے۔ اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا اور اپنی تمام کوشش صرف کر دینا ہر احمدی کا فرض ہے۔

انگلستان اور ہندوستان کے اتحاد کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک

اور

اس کے کامیاب ہونے کے غیر معمولی آثار

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ کی خاص تحریک سے ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء کو ایک خطبہ جمعہ پڑھا جو ۱۷ جنوری ۱۹۴۵ء کے الفضل میں چھپ چکا ہے۔ حضور نے اس خطبہ میں بیان فرمایا۔ کہ انگلستان اور ہندوستان میں جو سیاسی کشمکش ہے۔ اسے دور کر دینا چاہئیے۔ اور ان دونوں ملکوں کو آپس میں باعزت صلح کر لینی چاہئیے۔ اس کی اہمیت ضرورت اور دونوں ملکوں کے مفاد کے پیش نظر حضور نے نہایت مفصل دلائل اور اہم واقعات پیش فرمائے۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے۔ کہ آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حضور کی اس آواز کو انگلستان میں نہایت خوبی اور عمدگی کے ساتھ پہنچایا۔ اور اسے خدا تعالیٰ کے فضل سے بیک وقت انگلستان اور ہندوستان کے تمام طبقوں میں غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی۔ اسے نہایت توجہ اور احترام سے سنا گیا۔ اور ہندوستان کی کشمکش دور کرنے کا واحد حل سمجھا گیا۔

حالات اور واقعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ تحریک جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگلستان اور ہندوستان کے اتحاد کے متعلق پیش فرمائی۔ ذمہ دار حلقوں میں نہایت گہرا اثر کر چکی ہے۔ چنانچہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے اخبار "ٹائمز" کے جو الفاظ بذریعہ تار ارسال کئے ہیں۔ اور جن کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس بات کا غیر معمولی ثبوت پیش کر رہے ہیں۔

مکرم مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ لنڈن "ٹائمز" رقمطراز ہے۔ کہ "جنوب مشرقی ایشیا میں امن کا قیام جس سے تحفظ امن عالم کا گہرا تعلق ہے۔ اس کا آخری انحصار ہندوستان اور برطانیہ کے مابین مؤثر اتحاد پر ہے۔ اب ایک ہی امید باقی ہے۔ کہ ہندوستان اور انگلستان آزادانہ شرکت کی بناء پر مل کر کام کریں۔ جس کی بنیاد باہمی مفاد پر ہو۔ اس طبعی میلان کے پیش نظر کہ دونوں ملکوں کا باہمی مفاد اس کا مقتضی ہے۔ برطانوی رائے عامہ زبردست خواہش رکھتی ہے۔ کہ ہندوستان کے ساتھ دوستانہ سمجھوتہ ہو جائے۔ اب رہنماؤں کا فرض ہے۔ کہ اس احساس کو عملی جامہ پہنائیں۔ قبل اس کے کہ یہ موقعہ ہاتھ سے نکل جائے"۔

غرباء کے لئے غلہ کا انتظام

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب اس وقت اپنے لئے غلہ کا انتظام کر رہے ہونگے اور زمیندار غلہ اٹھا رہے ہونگے۔ اسوقت انہیں قادیان کے ان غرباء کو نہیں بھولنا چاہئیے جو دیار حبیب میں تنگی کے ایام گزار رہے ہیں۔ ہمیں ان کے لئے اٹھارہ سو من غلہ یا پندرہ ہزار روپیہ چاہئیے۔ گزشتہ سال دوستوں نے غفلت سے کام لیا اور تین ہزار کے قریب قرض گزشتہ سال کا ابھی ہم نے ادا کرنا ہے۔ گزشتہ سال دو سو من غلہ مَیں نے دیا تھا۔ ایک سو من برادرم عبد اللہ خان صاحب نے اور دو سو من عزیزم ملک عمر علی صاحب نے کوئی سو من کے قریب غلہ ہمارے دوسرے رشتہ داروں نے دیا تھا کل چودہ سو من غلہ ہوا تھا جس میں سے پانچ سو من غلہ ہمارے خاندان نے دیا۔ گو ہمارے لئے یہ خوشی کا موجب ہو مگر باقی جماعت کیلئے یہ سخت ندامت اور افسوس کا مقام ہے کہ ایک خاندان کی امداد سے دگنا بھی باقی ساری جماعت نہ دے سکی۔ غرباء کا امن اور آرام ہی قوم کی زندگی کا نشان ہوتا ہے۔ جو لوگ اس طرف سے غافل ہوتے ہیں وہ اپنی شقاوت قلبی کا ثبوت دیتے ہیں۔ اس لئے میں اس سال خصوصیت سے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہر خاندان اپنے سالانہ غلہ کا چالیسواں حصہ اس مد میں ادا کرے اور امراء حسب توفیق زیادہ رقم دیں اور زمیندار اپنی کل گندم کی پیداوار کا ۱/۴۰ غرباء کے لئے ادا کریں امید ہے۔ کہ جماعت اس دفعہ اپنی سابقہ غفلت کا بھی ازالہ کریگی

والسلام خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

بقیہ صفحہ اول

اس لحاظ سے مطلب یہ ہوا۔ کہ اب کوئی حقیقی مومن بھی نہیں بن سکتا۔

مگر صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ مفہوم سراسر ناقابل تسلیم اور دور از حقیقت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لئے یہ چاروں روحانی انعامات جاری ہیں اور خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کر کے عملی طور پر اس بات کا ثبوت پیش کر دیا ہے کہ امت محمدیہ میں ہو کر اور اسلام کی تعلیم پر چل کر انسانی جماعتوں میں سے سب سے اعلےٰ درجہ نبوت کا بھی حاصل ہو سکتا ہے

دراصل مذکورہ بالا آیت میں مع کے معنے من ہیں۔ مع کا ان معنوں میں استعمال خود خدا تعالےٰ کے کلام قرآن مجید میں موجود ہے۔

درس الحدیث

ازجناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد نظارت تعلیم و تربیت نے حضرت میر صاحب کے جاری کردہ بخاری شریف کے درس کو جاری رکھنے کے لئے مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری کو مقرر کیا۔ اور انہوں نے وہاں سے آگے درس شروع کر رکھا ہے جہاں تک حضرت میر صاحب دے چکے تھے۔ یہ درس مسجد اقصےٰ میں بعد نماز عصر ہوتا ہے۔ اور آجکل کتاب الجہاد شروع ہے۔ حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کے درس کے جو نوٹ الفضل میں شائع ہوئے تھے۔ چونکہ انہیں بہت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے مفید ہونے کا ذکر فرمایا تھا۔ اس لئے کوشش کی جائے گی۔ کہ مکرم مولوی صاحب کے درس کے نوٹ بھی حسب گنجائش الفضل میں شائع کئے جائیں۔

باب ماقیل فی قتال الروم

یہ باب رومیوں سے مسلمانوں کی جنگ کے بارے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پر مشتمل ہے۔ یوں تو روم سے مراد سلطنت روما کے باشندے ہیں۔ اور وہ لوگ جو روم سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ اس وقت رومی سلطنت کا مذہب عیسائیت تھا۔ اس لئے احادیث میں اس لفظ سے عیسائی قوم بھی مراد لی گئی ہے۔ چنانچہ آتا ہے کہ آخری زمانہ میں ایک وقت ایسا آئیگا۔ جبکہ سب سے زیادہ تعداد روم کی ہوگی۔ اور روم کے لفظ سے مراد عیسائی قوم لی گئی ہے۔

اس جگہ روایت یوں ہے کہ ایک شخص حضرت عبیدہ بن ثابت کے پاس آئے۔ اس وقت ان کی شادی حضرت ام حرامؓ کے ساتھ ہو چکی تھی۔ اور وہ بھی آپکے پاس تھیں۔ حضرت ام حرام نے ان سے ایک حدیث بیان کی۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ کہ وہ پہلا لشکر میری امت کا جو سمندر میں سے ہو کر جائے گا اس نے اپنے لئے جنت کو واجب کر لیا ہے یعنی وہ ایسا گروہ ہوگا۔ جو بحری سفر کر کے دشمن سے لڑنے جائیگا۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت مقدر کر دیگا۔ ام حرامؓ روایت کرتی ہیں۔ کہ میں نے حضور علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو سنکر عرض کیا۔ کہ کیا میں بھی ان میں سے ہونگی۔ آپ نے فرمایا ہاں تو بھی ان میں سے ہوگی۔

پھر تھوڑی دیر بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا وہ پہلا لشکر (بلحاظ اسلام کی نشأۃ ثانیہ اسے اول جیش قرار دیا گیا ہے) جو قیصر کے شہر سے جنگ کریگا۔ اس کے لئے جنت مقدر ہو چکی ہے اس پر حضرت ام حرامؓ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں بھی ان میں سے ہونگی۔ آپ نے فرمایا نہیں

یہ حدیث پہلے بھی کئی جگہ بخاری شریف میں آ چکی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام حرام کے مکان پر تشریف لائے حضور نے کھانا کھانے کے بعد استراحت فرمائی آپ پر غنودگی طاری ہوگئی۔ جب آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ ام حرامؓ نے آپ سے اس مسکراہٹ کا سبب پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ میں نے ایک لشکر دیکھا ہے۔ کہ وہ جہازوں پر سفر کر رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں بڑی جانفشانی سے لڑنے جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جنت کو مقدر کر دیا ہے ام حرامؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا میں بھی ان میں سے ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر وہی غنودگی کی حالت طاری ہوئی۔ اور آپ جب بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ حضرت ام حرامؓ کے استفسار پر آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے ایک دوسرا گروہ دیکھا ہے۔ جو کفار کے ساتھ بڑی دلیری سے لڑ رہا ہے حضرت ام حرام پوچھنے لگیں یا رسول اللہ کیا میں بھی ان میں سے ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ انتِ من الاولین ولستِ من الآخرین (باب غزوۃ المرأۃ فی البحر)

ان احادیث میں صحابہ کے بحری سفروں اور جہاد کی بھی خبر ہے۔ اور آخرین (امت کے پچھلے حصہ) میں سے بھی ان مجاہدین کے بارے میں پیشگوئی ہے۔ جو اسلام کی عظمت شان کے اظہار کے لئے سمندر پار سفر کرینگے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا ذکر ہے۔ جو آخری زمانے میں صحابہ کے نقش قدم پر کام کرنے والی ہے۔ اسی لئے حضور علیہ السلام نے حضرت ام حرامؓ سے فرمایا انتِ من الاولین ولستِ من الآخرین کہ آپ تو پہلی جماعت میں سے ہیں جو میرا زمانہ ہے۔ آخرین میں سے نہیں ہو سکتیں۔ یہ جماعت تو اس وقت قائم ہوگی جب رومی اپنے عروج کو پہونچ چکے ہونگے۔ اور عیسائی تمدن ساری دنیا پر حاوی ہو چکا ہوگا۔ اس وقت مسلمانوں کا ایک گروہ ان سے جہاد کریگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان پر غلبہ پائیگا۔ اور ان کی علامت یہ بتائی ہے۔ کہ وہ سمندر میں بکثرت سفر کرنے والا ہوگا۔ ہمارے جو مبلغین اور مجاہدین اسلام کے نام کے بلند کرنے کے لئے سمندر پار جا رہے ہیں۔ وہ سب اس کے مصداق ہیں۔

باب قتال الیھود

مدینہ منورہ میں یہودیوں کے کئی قبائل تھے اور وہ اکثر شرارتیں کرتے رہتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ سے جلاوطن کر دیئے گئے۔ حضور نے وفات کے وقت وصیت کی تھی۔ کہ ان کی شرارتوں سے بچا جائے۔ اور چونکہ یہ مفسد اور شریر ہیں۔ ان کو عرب سے باہر نکالدیا جائے۔ تا اسلام کی مرکزیت کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔

اس باب میں آپ نے فرمایا ایک وقت آئیگا جبکہ مسلمانوں کے مقابلہ میں یہودی چھپنا چاہینگے مگر نہ چھپ سکیں گے۔ اگر کسی پتھر یا درخت کے پیچھے بھی چھپنے کی کوشش کرینگے۔ تو وہ پتھر بھی بول پڑے گا۔ کہ یا مسلم ھذا یھودی ورائی فاقتلہ۔ کہ اے مسلمان میرے پیچھے یہ یہودی چھپا بیٹھا ہے۔ آ اور اسے قتل کر مسلمانوں سے مقابلہ میں دور اول میں یہود کی یہ حالت ہو چکی ہے۔ اور اس میں آئندہ زمانہ کے متعلق بھی پیشگوئی ہے۔ جبکہ یہودیوں کے لئے سر چھپانے کے لئے کوئی جگہ نہ ہوگی۔ کوئی بھی ملک ان کو پناہ دینے کے لئے تیار نہ ہوگا۔

لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا الیھود

یعنی یہود سے جنگ مقدر ہے۔ ضرور ہو کر رہیگی پتھر کے کلام کرنے سے یہ مراد نہیں۔ کہ پتھر لفظی کلام کرینگے۔ بلکہ یہ محاورہ ہے۔ اور اس جگہ مقصود یہ ہے۔ کہ یہ ظاہر کیا جائے کہ یہود کے لئے کوئی ملجاو ماوےٰ نہ ہوگا۔ جیسے عام طور پر اردو میں ہم کہتے ہیں۔ کہ فلاں قوم کو اس کے شہروں کی دیواریں اور مکانات بھی پناہ نہیں دیتے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم میں درج ہے۔ کہ وہ دیوار جس کی مرمت حضرت خضرؑ یا عبد من عبادنا نے کی۔ اس کے بارہ میں جب آپ نے سوال کیا۔ تو خضر علیہ السلام نے فرمایا یرید ان ینقض کہ یہ یتیموں کی دیوار گرنے کا ارادہ کر رہی تھی۔ اس جگہ ارادہ کی نسبت دیوار سے کی گئی ہے۔ حالانکہ ارادہ صرف جاندار چیزیں کر سکتی ہیں۔ یہ مجاز ہے اسی طرح عربی میں بعض دفعہ قول کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اور مفہوم اس سے قول لفظی نہیں۔ بلکہ عملی قول ہوتا ہے۔ کہتے ہیں۔ قال الجدار للوتد لم تشقنی کہ دیوار نے میخ کو کہا تو مجھے کیوں پھاڑتی ہے۔ اب دیوار تو بولا نہیں کرتی۔ یہ مجازی محاورہ ہے۔

تاریخ شاہد ہے۔ کہ یہود کو ہر حکومت نے کچلنے کی کوشش کی۔ اور جہاں بھی وہ سر چھپانے گئے۔ ان کو وہاں سے نکال دیا جاتا رہا۔ البتہ انہیں اگر چین نصیب ہوا ہے۔ تو وہ اسلامی حکومت کے ماتحت۔ وگرنہ یہود جہاں بھی گئے۔ ذلت و خواری ان کے حصہ میں آتی رہی ہے۔ ہاں بعض جگہ مالی لحاظ سے تفوق حاصل کرتے رہے ہیں۔ لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد پھر مظالم کا تختہ مشق بن جاتے رہے ہیں۔ اس باب میں ایک پیشگوئی ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں بھی مسلمانوں یہود کی جنگ ہوگی۔ اور وہ مغلوب ہونگے۔ اور منتشر ہو جائینگے۔ پھر جہاں بھی جائیں گے۔ ان کا شیرازہ بکھرا رہیگا۔ اور ہمیشہ پراگندہ خاطر اور خستہ حال بسر کرینگے۔ تا خدا کا یہ کلام پورا ہو ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ۔ یہودی قوم کی حالت ہر زمانے میں قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی پیشگوئیوں پر شاہد ناطق رہی ہے۔ خاکسار منیر احمد ونیس

وعدے جلد پورے کئے جائیں

ترجمۃ القرآن کا ساتواں مہینہ ختم ہو رہا ہے اور تحریک جدید کا چھٹا۔ پس وہ جنہوں نے اب تک اپنے وعدے پورے نہیں کئے وہ جلد توجہ فرمائیں:

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشّر اولاد اور غیر مبایعین

اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور ماموروں کو ہمیشہ خاص انعامات سے سرفراز فرماتا رہا ہے۔ اور اپنی برکتوں سے ان کو مالا مال کرتا رہا ہے۔ ان انعامات میں سے ایک انعام پاک اور خادم دین اولاد بھی ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بہت سے انبیاء کو سرفراز فرمایا۔ اور موجودہ زمانہ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی پاک نسل اور پاک اولاد کی بشارتیں دیں۔ اور اپنے وعدے کے موافق مطہر اولاد عطا فرمائی۔

غیر مبایعین کے خیال کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری کی ساری اولاد نعوذ باللہ حضور کی تعلیم سے دور جا پڑی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو توفیق دے۔ تو وہ دیکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ہی اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا عظیم الشان نشان ہے۔ جو انہیں ہدایت اور نور بخشنے کے لئے کافی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا ذکر فرمایا ہے۔ اگر غیر مبایعین ان تمام وعدوں اور پیشگوئیوں کا نیک نیتی سے مطالعہ کریں۔ تو انہیں معلوم ہو کہ وہ ناحق کی ضد اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کے نشانوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہونگے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھکو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ان اشعار میں حضور نے بہت سی باتیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے "کہا ہرگز نہیں ہونگے یہ برباد"۔ اس میں "ہرگز" کا لفظ اس مصرع میں جو وعدہ بیان کیا گیا ہے۔ اس کے زور اور تحدی کا اظہار کرتا ہے۔ دوسری یہ کہ "بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد" اس میں ایک لطیف اشارہ ہے۔ باغ تمثیلی زبان میں اللہ تعالیٰ کے دین اور الٰہی جماعت کو کہا جاتا ہے۔ اور اس مصرع کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس طرح شمشاد کے درخت باغوں میں رونق و زینت کا موجب ہوتے ہیں۔ اسی طرح حضور کی اولاد اللہ تعالیٰ کے دین کے باغ میں ترقی کریگی اور اسکی رونق اور زینت کا موجب ہوگی۔ اور جس باغ میں یہ شمشاد ہونگے۔ یعنی جس جماعت میں حضور کی پاک نسل ہوگی۔ وہی الٰہی جماعت ہوگی۔ پھر حضور فرماتے ہیں۔ "خبر مجھکو یہ تونے بارہا دی"۔ یہ مصرع اس پیشگوئی کے تواتر عظمت اور تکرار وعدہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور بتلاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ حضور سے "بارہا" کیا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے یہ عظیم الشان اور پر از تحدی وعدے پورے نہیں ہوئے۔ ان کے کہنے کے مطابق حضور کی اولاد نعوذ باللہ صراط مستقیم سے سب کی سب گمراہ ہو چکی ہے۔ ہر عقلمند انسان سمجھتا ہے۔ کہ سب سے بڑی بربادی دین کی بربادی ہوتی ہے۔ اور مولوی صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد جو اللہ تعالیٰ کی بشارتوں اور وعدوں کے ماتحت پیدا ہوئی تھی۔ نعوذ باللہ دین کو برباد کر چکی ہے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ جو اس نے اپنے پیارے مسیح کے ساتھ بارہا کیا اور تکرار کے ساتھ کیا تھا۔ وہ نعوذ باللہ غلط ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پھر حضور فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے"

ایک دوسری جگہ حضور یوں فرماتے ہیں۔

"سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالیگا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کریگا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا۔ کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے" (تذکرہ ص۳۵۵)

ان دونوں حوالوں سے کھل جاتا ہے۔ کہ حضورؑ نے "یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے" فرما کر اور دوسرے مصرع میں "یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے" سے ان مطہر وجودوں پر حصر کر کے واضح فرما دیا۔ کہ یہ پاک وجود ہی وہ پہلی اینٹیں ہیں۔ جن پر کہ آئندہ حمایت اسلام کی عظیم الشان بنیاد قائم کی جائیگی۔ مگر اہل پیغام کے نزدیک یہی پہلی اینٹیں ٹیڑھی ہو گئیں۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتے۔ کہ حمایت اسلام کی صحیح بنیاد قائم رہو۔ کاش کہ وہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے خلاف لڑنے کی کوشش نہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ سبحان اللہ تبارک وتعالیٰ زاد مجدک وینقطع اباءک ویبدءُ منک۔ عطاءً غیر مجذوذ سلامٌ قولاً من رب رحیم وقیل بعداً للقوم الظالمین بُشریٰ نسلاً بعیدًا

کہ وہ خدا بہت پاک اور بہت مبارک اور اونچا ہے۔ جس نے تیری بزرگی کو زیادہ کیا۔ وہ وقت آتا ہے۔ کہ تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائیگا۔ اور ابتداء سلسلہ خاندان تجھ سے شروع ہوگا۔ یہ وہ عطا ہے۔ جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ رب رحیم کی طرف سے سلامتی کا قول ہے اور کہا جائیگا۔ کہ ظالموں کیلئے ہلاکت ہے تم دور کی نسل بھی دیکھو گے۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نیا سلسلہ خاندان شروع ہوگا۔ اور یہ ایسی عطا ہے۔ جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ مگر مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے خیال کے مطابق اللہ تعالیٰ کا یہ کلام بھی نعوذ باللہ غلط ہو گیا۔ اور وہ عطا جسے اللہ تعالیٰ نے عطاءً غیر مجذوذ فرمایا۔ یعنی ایسی عطا جو کبھی منقطع نہ ہوگی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے خلاف ابتداء میں ہی منقطع ہو گئی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا۔

افسوس ہے۔ کہ اہل پیغام کے عقائد اور خیالات نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر حملہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کے ساتھ استہزاء کرنے کی جرأت دلائی۔ اس کے خلاف ہم اللہ تعالیٰ کے ان نشانات اور اسکی عطاءِ غیر مجذوذ اور سلامتیوں کے وعدوں کو پورا ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کے ایفاء کا انکار کرنے والوں کے لئے "وقیل بعداً للقوم الظالمین" کا وعید بھی پورا ہوتا ہوا نظر آرہا ہے۔ (خاکسار عبدالقادر احمدی از کانپور)

کنگس کمیشن والے احمدی افسر

اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کسی گذشتہ تاریخ سے گورنمنٹ آف انڈیا کے فیصلہ کے مطابق کنگس کمیشن والے ہندوستانی افسروں کو بھی یورپین افسروں کی طرح ایک جتنی تنخواہ و الاؤنس وغیرہ دیئے جاوینگے۔ لہٰذا ایسے احمدی احباب جہاں کہیں بھی ہوں۔ مطلع فرمائیں۔ کہ ان کو کس تاریخ سے یہ ترقی ملی ہے۔ اور اب ان کی تنخواہ و الاؤنس ملا کر ماہوار آمد کسقدر ہو گئی ہے۔ اور بعد وضع انکم ٹیکس کسقدر رقم ماہوار انکو مل رہی ہے۔ نیز جو لقایا چندہ اس تنخواہ پر واجب ہو۔ اسکو جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

سمندر پار فوجیوں کے لئے ہوائی ڈاک

جو خط سمندر پار فوجیوں کو روانہ کئے جائیں۔ انہیں ہندوستان سے ہوائی جہاز کے ذریعہ بھیجا جائیگا۔

(الف) ایک تولہ وزن تک کا لفافہ ڈیڑھ آنے میں اور پوسٹ کارڈ تین پیسے میں سمندر پار فوجیوں کو ہوائی جہاز کے ذریعہ بھیجا جا سکتا ہے۔ اگر شہری لوگ بھیجنا چاہیں۔

(ب) اگر فوجی لوگ خط بھیجیں تو دو اونس وزن تک کے خط بلا ٹکٹ بھیجے جا سکتے ہیں۔ (ناظر امور خارجہ)

فضل عمر ہوسٹل میں جلسہ

فضل عمر ہوسٹل کا دوسرا ہفتہ واری اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر چوہدری عبدالاحد صاحب ایم۔ ایس سی پی۔ ایچ۔ ڈی ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ منعقد ہوا۔ جس میں ڈاکٹر خانصاحب عبداللہ صاحب نے "علم الاغذیہ" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ اور بتایا۔ کہ طالب علموں کے لئے کونسی غذا مفید ہے اور کتنی مقدار غذا کی ہونی چاہیئے۔ حاضرین میں سے بعض نے سوالات کئے۔ جن کے جوابات ڈاکٹر صاحب نے دیئے۔ آخر میں صدر صاحب نے [illegible] کے موضوع پر [illegible] (محمد سعید احمد [illegible] سیکرٹری ہوسٹل یونین)

مختلف مقامات میں یوم پیشوایان مذاہب کے جلسے

بمبئی

۲۰ رمئی کو پروگرام کے مطابق واگلے میموریل ہال میں ڈاکٹر کاکینی صاحب کے زیر صدارت جماعت احمدیہ کے زیر انتظام یوم پیشوایان مذاہب کا جلسہ ہوا۔ قریباً تمام مذاہب کے قابل نمائندوں نے تقریریں کیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک سوانح پر مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام پر سید بشیر احمد صاحب نے حاضرین کو مخاطب کیا۔ جناب جلال الدین صاحب قریشی اسسٹنٹ کنٹرولر سپلائی نے اغراض و مقاصد جلسہ بیان فرمائے (نامہ نگار)

انبالہ شہر

جلسہ پیشوایان مذاہب کے لئے شہر میں باموقعہ جگہوں پر پوسٹر چسپاں کئے گئے۔ اور سارے شہر میں منادی کرائی گئی۔ خواص کو بذریعہ چٹھیات مدعو کیا گیا۔ ہندو ہال انبالہ شہر میں زیر صدارت لالہ رام پرشاد صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ جلسہ شروع ہوا۔

نظم:۔ بابو عبدالرحمن خاں صاحب۔

سیرۃ سری رامچندر جی مہاراج پر لالہ منگت رام جی صاحب سناتن دھرم پرچارک نے۔ سیرت حضرت مسیح علیہ السلام پر ریورنڈ پادری بوٹا سنگھ صاحب نے سیرت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بابو عبدالرحمن خاں صاحب احمدی نے۔ سیرت کرشن جی مہاراج پر بابو گنگا بشن صاحب نے سیرت مہابیر سوامی مہاراج پر لالہ بیلی داس صاحب ایم اے پروفیسر جین کالج نے۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بابو عبدالغنی صاحب نے تقریریں کیں۔

آخر میں صاحب صدر نے جماعت احمدیہ کا ایسے جلسوں کے انعقاد کے لئے شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ میرا ارادہ تھا کہ کچھ بیان کروں۔ لیکن وقت زیادہ ہو جانے کی وجہ سے افسوس کے ساتھ ملتوی کر رہا ہوں۔ بابو عبدالغنی صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے صاحب صدر، معززین و سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا اس موقعہ پر یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ آریوں کی طرف سے پنڈت دیانند جی اور شیعوں کی طرف سے سیرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق تقاریر کرنے کے لئے وفود آئے شیعوں کو تو یہ جواب دیا گیا کہ آپ سیرت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر کر سکتے ہیں۔ اور آریوں کو یہ کہ پنڈت دیانند جی کسی مذہب کے بانی نہیں۔ اور نہ ان کو یہ دعویٰ ہے کہ خدا سے الہام پا کر دنیا کی اصلاح کے لئے مامور ہوئے

خاکسار کرامت اللہ سکرٹری تبلیغ

سیالکوٹ

جلسہ کی تشہیر بذریعہ اشتہارات و منادی کرائی گئی۔ اور ۲۰ رمئی ۹½ بجے شب یہ جلسہ ٹاؤن ہال میں زیر صدارت جناب سردار خزان سنگھ صاحب ریٹائرڈ E.A.C منعقد ہوا۔ جناب نواب محی الدین صاحب امیر جماعت نے جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان فرمائی جناب پروفیسر دینا ناتھ صاحب شرما ایم۔ اے نے حضرت کرشن جی مہاراج کے حالات زندگی بیان فرمائے۔ اور چند موٹے موٹے اصول جو ان کی تعلیم کے گیتا میں مذکور ہیں۔ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی تعلیم نہایت محبت بھری ہے پھر جناب پنڈت ہری رام صاحب پال سیکرٹری ہندو سبھا و سناتن دھرم سبھا سیالکوٹ نے حضرت رامچندر جی مہاراج کے حالات پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ انہوں نے والدین کی اطاعت۔ بھائیوں سے محبت۔ اور راجہ و رعایا کے تعلق کے متعلق اپنا نمونہ پیش فرمایا۔ جناب سید امجد علی شاہ صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کوئی قوم ایسی نہیں جس میں نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا ہم اسی اصل کے ماتحت ہر مذہب کے پیشوا کی عزت و احترام کرتے ہیں۔ پھر قرآن مجید سے موجودہ بے چینی اور آئے دن کے فرقہ وارانہ فسادات کی وجوہ اور ان مشکلات کا حل بیان کرتے ہوئے اس کی تائید میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے چند واقعات پیش فرمائے۔ جناب ریورنڈ بی آئی داس صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم پیش فرمائی۔ اور آپ کی زندگی سے مساوات اور آپس میں محبت اور سلوک سے رہنے کے بعض واقعات پیش کئے۔ جناب قاضی محمد بشیر صاحب سپروائزر نے اس بات کو واضح کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی مذہب کے بانی نہیں بلکہ آپ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں فخر سمجھتے ہیں۔ اور فرمایا کہ آپ کے دل میں ہندوستان کی مختلف اقوام و مذاہب کے لئے صلح و آشتی کی سچی تڑپ تھی۔ چنانچہ اس بارہ میں آپ کی کتاب پیغام صلح سے مصالحت کی پر حکمت تجویز اور زمین لاکھ والا معاہدہ بیان فرمایا۔ خدا کے فضل سے ہال سامعین سے پُر تھا۔ اور صاحب صدر و تمام غیر مسلم مقررین نے اس جلسے کے پاکیزہ مقاصد کی تعریف کی۔ اور اس میں شمولیت پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ بالآخر جناب نواب صاحب نے تمام سامعین و مقرر اصحاب کا شکریہ ادا کیا۔ اور ہمارا یہ جلسہ نہایت کامیاب و کامران ۱۲ بجے دن پر ختم ہوا۔

خاکسار غلام رسول احمدی سکرٹری تبلیغ سیالکوٹ۔

روہڑی

حسب اعلان مرکز ۲۰ رمئی کو جلسہ پیشوایان مذاہب تھیوسافیکل ہال روہڑی میں زیر صدارت پریذیڈنٹ تھیوسافیکل سوسائٹی منعقد ہوا۔ حضرت کرشن کے متعلق پریذیڈنٹ صاحب نے حضرت بدھ کے متعلق ایک ایک تھیوسافسٹ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جناب محمد یوسف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ روہڑی نے تقاریر کیں۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر رہا

خاکسار عبدالرحمن سکرٹری تبلیغ

رینالہ سٹیٹ

جماعت احمدیہ رینالہ سٹیٹ ضلع منٹگمری نے ۲۰ رمئی کو جلسہ یوم پیشوایان مذاہب منعقد کیا۔ سید اصغر حسین شاہ صاحب نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مدلل تقریر فرمائی۔ اس کے بعد صاحب صدر مستری غلام محمد صاحب نے کچھ تقریر کی۔

مستری غلام محمد پریذیڈنٹ

لودھراں

۲۰ رمئی کو یوم پیشوایان مذاہب منایا گیا ہے تلاوت قرآن شریف اور نظم کے بعد افتتاحی تقریر صدر صاحب نے فرمائی۔ جس میں جلسہ کی غرض بیان کی۔ چوہدری محمد منظور احمد خاں صاحب نے اتحاد بین الاقوام پر تقریر کی لالہ جیون داس صاحب نے سری کرشن جی اور رام چندر جی کی خوبیاں بیان فرمائیں اور فرمایا کہ ہم کو ایک دوسرے کے بزرگوں کا احترام کرنا چاہیئے۔ اس جلسہ میں احمدی غیر احمدی اور ہندو دوست شامل ہوئے

محمود خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودھراں

موضع کوریل

۲۰ رمئی کو موضع کوریل کی مسجد میں یوم پیشوایان مذاہب منایا گیا۔ جس میں مختلف انبیاء کے متعلق تقریریں کی گئیں۔

خاکسار عبدالجبار امام مسجد موضع کوریل ڈاکخانہ شہیداں

چک ۱۱۶ جنوبی سرگودھا

۲۰ رمئی بروز اتوار زیر صدارت خاکسار جلسہ یوم پیشوایان مذاہب کیا گیا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ ہندو سکھ۔ غیر احمدی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ مولوی فیروز الدین صاحب امام اہل سنت کی بھی تقریر ہوئی۔

سید منور شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۱۶ جنوبی سرگودھا۔

تلونڈی جھنگلاں

۲۰ رمئی کو جماعت احمدیہ تلونڈی جھنگلاں نے یوم پیشوایان مذاہب منایا۔ خاکسار نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور دیگر پیشوایان مذاہب کی سیرت پر مفصل گفتگو تقریر کی۔ خاکسار محمد رمضان انور

خادم احمدیت کا عزم

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

اگر ہم دنیا پر حق و صداقت کو آشکار کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم میں سے ہر ایک کو اس بات کا عزم بالجزم کر لینا چاہیئے کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ خواہ ہمیں زمین تہ و بالا کرنی پڑے۔ ہم حق کو دنیا پر ظاہر کر دیں گے ہمیں اپنی کوششوں اور حالات کا جائزہ لینا چاہیئے۔ کیا ہم نے اس مقصد کے حصول کے لئے زمین کو تہ و بالا کیا ہے۔ اگر نہیں تو یقیناً ہم اپنے فرائض میں کوتاہی کرنے والے ہیں

ظاہر ہے کہ قومی کام تنظیم سے ہو سکتے ہیں۔ اور ہماری جد و جہد اسی وقت وسیع پیمانہ پر کامیاب ہو سکتی ہے کہ ہم ایک نظام کے ماتحت تبلیغی کام کو کریں۔ میں سب خدام الاحمدیت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے ماتحت تبلیغ کے لئے وقف ایام کریں۔ وفود کی صورت میں باقاعدہ تبلیغ کریں۔ اور اپنی رپورٹ مرکز میں بھیجیں خدا تعالیٰ آپ کا معین و مددگار ہو۔

برکات احمد ناشر مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از روئے بائیبل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت دنیا کی کل کتب سماویہ سے ثابت ہے۔ آج تک ہر قوم کے نبی و ولی راستباز لوگ پیشگوئیاں کرتے آئے ہیں۔ جو کہ آپ کی ذات والا صفات میں ہی پوری ہوتی ہیں۔ آج قریباً ۵۰ کروڑ انسان عیسائی کہلاتے اور بائیبل کو اپنی مذہبی اور آسمانی کتاب سمجھتے ہیں۔ جب اس کے بتائے ہوئے معیار صداقت پر بھی آپ پورے اترتے ہیں۔ تو عیسائی صاحبان کو مسیح ثانی کے قبول کرنے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہئے۔ ذیل میں چند معیار صداقت پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱)

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کی ایک دلیل یہ پیش کرتا ہے کہ لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظہیرا (بنی اسرائیل ع۱۰) یعنی دنیا کے تمام چھوٹے بڑے لوگ مل کر بھی اس کی مانند نہیں کر سکتے۔ جو ہمارا یہ رسول پیش کرتا ہے۔ یوحنا ۴۶ میں اس معیار صداقت کا ان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے کہ "پیادوں نے جواب دیا۔ کہ انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا جیسا یہ انسان کرتا ہے"۔ گویا حضرت مسیح کا بے مثل کلام ان کے من جانب اللہ ہونے کی دلیل تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرورۃ الامام ص۲۲ میں تحریر فرماتے ہیں۔ "میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت و فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے"۔

پھر پانچسو روپیہ انعام مقرر کر کے اعجاز المسیح میں فرماتے ہیں۔ اعلموا ان سالتی ھٰذہٖ آیۃ من آیات اللّٰہ رب العالمین ..... فانہ کتاب لیس لہ جواب ومن قام للجواب تقمص فسوف یری انہ تندم و تذمر۔

خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

(المسیح الموعود)

چنانچہ آج تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزانہ اور مثیلانہ کلام کی کوئی مثل لانے پر قادر نہیں ہوا۔

(۲)

استثناء ۱۸/۲۲ میں ایک معیار صداقت یہ بیان کیا گیا ہے۔

"تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا ہے۔ وہ واقع اور پورا نہ ہو۔ تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہزاروں پیشگوئیاں خدا سے خبر پا کر کیں جو عین وقت پر پوری ہوئیں۔ قرآن کریم میں اس معیار کو اس رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔

(۳)

اعمال ۵/۳۸ میں پولوس رسول کہتا ہے۔ "کیونکہ اگر خداوند کی طرف سے ہے۔ تو تم ان لوگوں کو مغلوب نہ کر سکو گے"۔ متی ۱۵/۱۳ میں ہے "جو پودا خدا نے نہیں لگایا۔ جڑ سے اکھاڑا جائیگا"۔

قرآن کریم میں آتا ہے۔ قد خاب من افتری یعنی جو شخص الہام کا جھوٹا دعوی کرتا ہے ناکام رہتا ہے۔ ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون (نحل) جھوٹا فلاح نہیں پا سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کامیابی اور روز افزوں ترقی کو اپنی صداقت کی علامت قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یہ اگر انسان کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار

(۴)

جھوٹے نبی اور مفتری کے متعلق استثناء ۱۳/۵ میں آتا ہے۔ "وہ جھوٹا نبی یا خواب دیکھنے والا قتل کیا جائیگا"۔ یرمیاہ ۱۴/۱۵ خداوند یوں کہتا ہے کہ ان نبیوں کی بابت جو میرا نام لے کر نبوت کرتے ہیں جنہیں میں نے نہیں بھیجا ..... یہ نبی تلوار اور کال سے ہلاک کئے جائینگے۔ اعمال ۵/۳۶ میں ان جھوٹے نبیوں کا ذکر ہے جو مارے گئے اور تباہ ہو گئے۔

قرآن کریم کا اس بارہ میں یہ فیصلہ ہے کہ لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین (الحاقہ) یعنی اگر یہ رسول کوئی جھوٹا الہام بنا کر خدا کی طرف منسوب کرتا تو اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اس کی شاہ رگ کاٹ دی جاتی۔ اس معیار صداقت کو مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بڑے زور سے پیش کرتے چلے آرہے ہیں چنانچہ زاد المعاد جلد ا صفحہ ۵ پر لکھا ہے کہ وہ خدا پر تئیس سال افترا کرتا ہے۔ اور پھر بھی خدا اس کو ہلاک نہیں کرتا۔ بلکہ اسکی تائید کرتا ہے وہ کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب مقدمہ تفسیر ثنائی ص۱۷ پر لکھتے ہیں۔ "دعویٰ نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے۔ جو کوئی زہر کھائیگا ہلاک ہوگا"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۶۵ء میں خدا سے پہلی دفعہ ہمکلامی کا شرف حاصل کیا۔ تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ ۱۹۰۸ء میں وصال ہوا۔ ۴۲ سال ہمکلام ہوتے رہے۔

(۵)

لوقا ۲۱/۱۱ ذکریا ۱۴/۱۳ میں حضرت مسیح کی آمد ثانی کے علامات کے ذکر میں آتا ہے۔ "لڑائیاں ہونگی۔ بھونچال آئیں گے۔ اور مری پڑیگی"۔ موجودہ زمانہ میں یہ سب باتیں پوری ہو گئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے عالمگیر عذاب آرہے ہیں جنگ عظیم و جنگ اعظم کی نظیر تاریخ عالم سے عشر عشیر بھی کوئی ثابت نہیں کر سکتا۔ زلزلوں اور وباؤں کی بھی کوئی حد نہیں رہی

(۶)

یعقوب ۵/۱۵ تا ۱۷ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ "جو دعا ایمان کے ساتھ ہوگی۔ اس کے باعث بیمار بچ جائیگا۔ اور خداوند اسے اٹھا کھڑا کریگا۔ اور اگر اس نے گناہ کئے ہوں تو ان کی بھی معافی ہو جائیگی۔ پس تم آپس میں ایک دوسرے سے اپنے اپنے گناہوں کا اقرار کرو۔ اور ایک دوسرے کے لئے دعا مانگو۔ تاکہ شفا پاؤ۔ راستباز کی دعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکتا ہے"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرورۃ الامام صفحہ ۲۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔ "میں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں۔ اور ان کا میرے پاس ثبوت ہے"۔ یہ چند وہ معیار ہیں۔ جن سے حضرت مسیح علیہ السلام کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ اور یہی معیار مثیل مسیح حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا پکار پکار کر اعلان کر رہے ہیں۔ پس عیسائی صاحبان کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان پر غور کر کے حق کو قبول کریں۔

محمد ابراہیم واقف از قادیان

موجودہ زمانہ کے علماء کی حالت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری زمانہ کے علماء کہلانے والوں کی نسبت جو خبر دی تھی جب وہ مشاہدہ میں آنے لگی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی حدیث کا مفہوم مد نظر رکھتے ہوئے جب ان معاندان حق ملانوں کو اس نام سے مخاطب کیا تو ایک شور برپا ہو گیا۔ لیکن آہستہ آہستہ اب خود انہی میں سے منتخب و ثقہ اصحاب اس کی تصدیق کر رہے ہیں۔ علامہ موسیٰ جار اللہ ایک مشہور و معروف ترکی عالم ہیں ان کا ایک مراسلہ ترجمان القرآن میں شائع ہوا ہے۔ اسمیں وہ لکھتے ہیں۔

میں نے ہندوستان کے مدارس کو دیکھا۔ انہوں نے قرآن کی تعلیم کو چھوڑ رکھا ہے۔ اور قرآنی علوم و مطالب انکے نصاب تعلیم سے بالکل خارج ہیں۔ . . . میں نے ان میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں پایا۔ جو دوسرے کی سچی بات اور صالح فکر کو قبول کر سکتا ہو۔ . . . . ان کے آپس میں شدید اختلافات و نزاعات ہیں جن کے سبب سے باہم خوب جوتیں چلتی رہتی ہیں۔

مولانا امین احسن صاحب اس مراسلہ کے بعض مضامین سے علی العموم متفق نہیں لیکن مذکورہ بالا ریمارک کی نسبت رقمطراز ہیں۔ علامہ نے ان سطور میں علمائے ہند کی نسبت جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے اس کا حرف حرف صحیح ہے بلکہ اس سے زیادہ ملامت و تحقیر کے وہ سزاوار ہیں۔ لیکن ہم اتنی گذارش ضرور کرینگے کہ ان جرائم کے مجرم تنہا ہندوستان ہی کے علماء نہیں ہیں۔ بلکہ اس باب میں تمام عالم اسلامی کے علماء کا حال یکساں ہے۔ ہر جگہ کے مدارس میں قرآن متروک و مہجور ہے۔ (وقال الرسول یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا ناقل) ہر جگہ اس گروہ میں انانیت اور کبر اور خود پرستی کی وہی بیماریاں ہیں جو علامہ کو یہاں کے علماء میں نظر آرہی ہیں علم و تحقیق کی خواہش اور اس کی قدر و حق شناسی بھی ہر جگہ مفقود و معدوم ہے اور تبادلہ افکار اور تعاون آزاد کے ذریعہ رفع نزاع اور تحقیق کی تمنا جو علامہ نے ظاہر فرمائی ہے اس کا کہیں سراغ نہیں لگتا اور شاید یہی وجہ ہے کہ ہر جگہ کے علماء اپنے انجام کو پہنچ گئے۔ اور قدرت کی طرف سے ان جرائم کی جو سزا مقدر تھی وہ ان کو مل چکی (اے سرت گردم چہ خوش فرمودہ ناقل) حقیقت کے اس اعتراف پر ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ خدا کے مسیح نے جو فرمایا وہ بالکل صحیح تھا۔ اور اس کا علاج بھی بجز اس کے کچھ نہیں جو مامور الٰہی نے بتلا دیا۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ اکمل عفا اللہ عنہ

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت لالہ اقبال کرشن صاحب بترابی۔ اے ایل ایل بی۔ پی سی ایس صاحب سب جج بہادر درجہ اول سیالکوٹ

دعویٰ یا اپیل دیوانی نمبر ۱۰۱ سال ۱۹۴۵ء
میراں بخش ولد گلاب قوم شیخ ساکن حال جموں مدعی
بنام :۔ ساہدہ وغیرہ
دعویٰ :۔ دخلیابی مکان بذریعہ فک الرہن
بنام غلام محی الدین ولد دین محمد قوم قریشی سکنہ سیالکوٹ حال معرفت محمود صاحب قریشی مکان محلہ پارک چاہ جھنگیاں باغبان پورہ لاہور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی غلام محی الدین مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اسلئے اشتہار بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۷ ۶/۴۵ کو مقام سیالکوٹ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی
آج بتاریخ ۲۲ ۵/۴۵ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم
بحروف انگریزی

(مہر عدالت)

آپ کو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا تحریر فرمودہ نسخہ ۔جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے یہ دوائی "فضل الہٰی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل کورس سولہ روپے ۱۶/ـ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

بواسیر

حفنسم :۔ خونی و بادی ہر قسم کی بواسیر کے لئے بفضلہ تعالیٰ سوفی صدی کامیاب دوا ثابت ہوئی ہے
قیمت دو روپے نو آنے

درد گردہ

علاج گردہ :۔ گردہ اور مثانہ میں درد۔ پتھری اور پیشاب رک رک کر آنا یا مثانہ میں پیپ پیشاب کی ہر قسم کی مرض کے لئے از حد مفید ہے
قیمت پانچ روپے

ملنے کا پتہ :۔ **دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان**

احمدی سوداگران جفت کو ضروری اطلاع

احمدی سوداگران جفت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ہمارے ہاں آگرہ کے ہر قسم کے بوٹ و شوز لیڈیز و جینٹس و نیز بچوں کے جوتے **کنٹرول ریٹ** پر تیار ملتے ہیں۔ براہ مہربانی اپنی ضرورت کی چیزیں ہم سے منگوا کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔

خواجہ شمس الدین احمدی کولمبو شو فیکٹری ۸ اجسونت بلڈنگ آگرہ

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت سردار گوربچن سنگھ صاحب بی اے ایل ایل بی پی سی ایس سب جج بہادر درجہ دوم بٹالہ

دعویٰ دیوانی ۱۰۶ سال ۱۹۴۵ء
مہندا۔ بوٹا۔ مالکا پسران ماموں جٹ ساکنان ہرووال تحصیل بٹالہ مدعیان
بنام :۔ فضل دین وغیرہ
دعویٰ دخلیابی
بنام دت ولد فقیر جٹ ساکن ہرووال تحصیل بٹالہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی دت مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار بنام دت مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۸ ۶/۴۵ کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔
آج بتاریخ ۵/۴۵ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم
بحروف انگریزی

(مہر عدالت)

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان

INDICATION OF THE PROPHET OF ISLAM

دنیا میں آشکار کرنے کی آسان راہ!

(۱) نامی انگریزی رسالہ ہمارے پاس ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کارنامے بتائے گئے ہیں۔ جن کی دنیا کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں۔
(۲) وہ خصوصیات جو دنیا کی کسی قوم کے نبی میں نہیں۔
(۳) ہنود عیسائی اقوام کے معززین کی آراء
(۴) ہندو مسلمانوں میں کس طرح صلح ہو سکتی ہے؟
(۵) یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پیشوایان مذاہب کے جلسوں کی مقبولیت۔ اور ان کے متعلق غیر احمدی و غیر مسلم معززین کی آراء۔

یہ رسالہ اب گیارھویں بار چھپ کر ظہور میں آیا ہے۔ ۷۶ صفحہ کے رسالہ کی قیمت ۴/ چار آنے معہ محصول ڈاک۔ اپنے شہر کے غیر مسلم معززین کو تحفۃً دو یا ان کے پتے ہمکو روانہ کرو ہم یہاں سے روانہ کر دیں گے۔ ہر پتہ کے ساتھ ۱/ کے ٹکٹ چاہیے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

محلہ دارالبرکات میں نہایت باموقعہ اراضی

۱۶ کنال کا قریباً چورس رقبہ جو کہ ۴۰ فٹ کی سڑک پر واقع ہے۔ آبادی میں آیا ہوا ہے مسجد سے چند قدم کے فاصلہ پر ہے۔

قابل فروخت ہے

ایسے خریدار کو جو کوٹھی بنانا چاہیں۔ سارا رقبہ لینا چاہیں۔ تو کافی رعایت سے اراضی دی جائے گی۔

بیس فٹ کی سڑکوں پر کنال کنال کا رقبہ

بھی حاصل کیا جا سکتا ہے

قیمت فی مرلہ ۴۰ فٹ کی سڑک پر ایک سو دس روپے
بیس فٹ کی سڑک پر یک صد روپیہ فی مرلہ

دارالاحسان شرقی کا رقبہ ۲ گھماؤں نکل چکا ہے۔ اب صرف **۸ گھماؤں باقی** ہے۔ یہ رقبہ چاہی ہے۔ درمیان میں آب پاشی کے لئے کنواں ہے۔ بیس فٹ کی سڑکوں پر قیمت اراضی ۴۵ سے ۵۰ روپے فی مرلہ ہے۔ اکٹھا رقبہ لینے والے کو کافی رعایت ہوگی۔

خاکسار:۔ **خان محمد عبداللہ خان دارالسلام۔ قادیان**

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۳۱ مئی۔ شام ولبنان میں لوگوں کے مظاہرے بدستور ہو رہے ہیں۔ بازار بند پڑے ہیں۔ کل شام کے وزیر اعظم نے دمشق میں فرانسیسی افسروں سے ملاقات کی۔ اور واضح طور پر کہہ دیا۔ کہ شام فرانسیسی دباؤ سے کوئی بھی تجویز ماننے کو تیار نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہم فرانس کی تجاویز نہیں تسلیم کر سکتے۔ نہ اپنی طرف سے کوئی تجویز پیش کرینگے شام فرانس سے ہر طرح کا رشتہ کلی طور پر توڑ لینا چاہتا ہے۔ کل لبنان میں وزیر اعظم نے ملک کی حفاظت کے لئے قومی فوج کی تنظیم کی۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اپنے ملک کی حفاظت کے لئے قومی فوج کے ایک لاکھ رضاکار موجود ہیں۔ بیروت سے اطلاع آئی ہے۔ کہ شام کے شہروں میں شامیوں اور فرانسیسی فوج میں برابر لڑائی ہو رہی ہے۔ "تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ فرانسیسی فوجیں پارلیمنٹ ہاؤس میں داخل ہو گئیں۔ دمشق اور بیروت کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ کٹ چکا ہے۔ اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ فرانسیسی فوجیں دمشق میں داخل ہو گئی ہیں۔ تمام بڑے بڑے شہروں میں قومی جھنڈے لہرائے جا رہے ہیں۔ موجودہ صورت حالات میں مصالحت کے سارے امکانات ختم ہو چکے ہیں۔ فرانسیسی فوجی جرنیل کو خطرہ ہے۔ کہ اس کے ہیڈ کوارٹر پر کسی وقت شامیوں کا حملہ ہو سکتا ہے۔ یہ بھی خطرہ ہے۔ کہ بدوی قبائل شام کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہونگے

لنڈن ۳۱ مئی۔ بوہیمیا میں امریکی فوجوں اور روسی فوجوں کے درمیان حد بندی کی سرکاری لائن قائم کی گئی ہے۔ اس حد بندی کی رو سے امریکی فوجوں کے قبضہ میں چیکوسلواکیہ کے علاقہ کا قریباً پانچ ہزار مربع میل علاقہ آیا ہے۔ شہری نظام بہرحال چیکوسلواکیہ کی حکومت کے ہاتھوں میں ہی ہے۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ دار العوام میں مسٹر ایڈن نے شام کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ملک معظم کی حکومت نے فرانس کو جتلا دیا ہے۔ کہ کہ ان فوجوں کے وجود سے سخت خدشات پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ مسٹر ایڈن نے کہا۔ ہم حکومت فرانس سے مذاکرات میں مصروف ہیں۔ حکومت امریکہ بھی ان مذاکرات میں شریک ہے۔ کیونکہ شام کی مخدوش حالت سے مشرق بعید کے راستوں کے مخدوش ہونے کا امکان ہے۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ پانچ بڑی طاقتوں کے نمائندوں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں جرمن مظالم کے بارے میں امداد باہمی کے معاہدوں کی اجازت دے دی۔ فرانسیسیوں کا خیال ہے۔ کہ مختلف علاقوں کے معاہدوں کی بجائے ظلم کو روکنے کے لئے امداد باہمی کے معاہدے زیادہ مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ دار العوام میں مسٹر ایمری وزیر ہند نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ لارڈ ویول اس ہفتے کے آخر میں ہندوستان پہنچ جائینگے۔ آپ نے کہا۔ کہ آپ کی ہندوستان کو روانگی سے پہلے کوئی بیان جاری نہیں کیا جائیگا۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ "ڈیلی ٹیلی گراف" کا بیان ہے کہ ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کے بہترین انتظام کی وجہ سے برطانی اور اتحادی اسیران جنگ کی وطن کی واپسی کے سلسلے میں کافی ترقی ہوئی ہے ۱۷ مئی تک ۱۸۰۰۰۰ اسیران جنگ میں سے جو جرمنی کے پاس اسیر تھے۔ ۱۳۰۱۰۰ برطانوی اسیران جنگ اپنے اپنے گھروں کو واپس آ چکے تھے۔ اور ان میں سے ۰۰۰ا افراد ہوائی جہاز کے ذریعہ واپس آئے۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ ٹوکیو ریڈیو نے ایک جاپانی بحری افسر کی تقریر نشر کی۔ جس میں اس نے کہا۔ کہ جاپانی خود کشی کرنے والے دستوں نے ۵۰۰ اتحادی بحری جہازوں کو غرق کر دیا۔ یا نقصان پہنچایا۔ اور پچاس ہزار کے قریب اتحادی سپاہی ہلاک یا زخمی کر دیئے۔

شملہ ۳۱ مئی۔ بھاکرا ڈیم پراجیکٹ کا انتخاب جلد شروع ہونے والا ہے۔ اس سے اضلاع رہتک حصار اور ملحقہ ریاستوں کو بجلی

لاہور ۳۱ مئی۔ حکومت سندھ اور حکومت پنجاب کے مابین دریائے سندھ کے پانی کے متعلق ہنوز گفتگو جاری ہے۔ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ دونوں حکومتوں کے درمیان سمجھوتہ ہو جائے۔ پیشتر ازیں یہ معاملہ وزیر ہند تک بھی پہنچایا گیا تھا۔ جہاں سے حکم ملا تھا۔ کہ باہم مل کر فیصلہ کر لیا جائے۔ ورنہ حکومت برطانیہ خود فیصلہ کرے گی۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ رائٹر کا خاص نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ جرمن ہوائی بیڑہ کو ختم کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں اتحادی ہائی کمان نے ایک کنٹرول کمشن مقرر کر دیا ہے۔ اس کمشن میں برطانوی ہوائی بیڑہ کے بڑے بڑے افسر ہوں گے۔ اور ان کا کام یہ ہوگا۔ کہ جرمن ہوائی بیڑہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے

لنڈن ۳۱ مئی۔ جاپان کی مجلس الاطلاعات کی ایک اطلاع ٹوکیو ریڈیو سے نشر ہوئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ یوکوہاما پر جو فضائی حملہ ہوا۔ اس میں چھ لاکھ سے زیادہ مکانوں کو نقصان پہنچا۔ جن سویلین افراد کو جنگ کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑا۔ ان کی تعداد دو اڑھائی لاکھ کے درمیان بتائی گئی ہے۔

بریلی ۳۱ مئی۔ عزت نگر سنٹرل جیل کے اس حصے میں جہاں پنڈت جواہر لال نہرو نظر بند ہیں۔ خس کی ٹٹیاں لگوا دی گئی ہیں۔ کیونکہ گرمی بہت زیادہ ہو گئی ہے۔

پشاور ۳۱ مئی۔ افغانستان کے یوم استقلال کی سترھویں سالگرہ کے موقعہ پر ظاہر شاہ فرمانروائے افغانستان نے آزادی کی برکات پر تقریر فرمائی۔ اور کہا۔ اللہ عزوجل کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے ہمیں عالمگیر جنگ سے علیحدہ رکھا۔ آپ اپنے والد نادر شاہ کے مزار پر تشریف لے گئے۔ اور پھولوں کی چادر چڑھائی۔

علی گڑھ ۳۱ مئی۔ حکومت پنجاب نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی ڈگری بی۔ ایس۔ سی انجینئرنگ کو تسلیم کر لیا ہے۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ چنکنگ سے موصول ہونے والی غیر مصدقہ اطلاعیں مظہر ہیں۔ کہ جاپانی جنوبی چین سے نکل آنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اس صورت حالات کی تصدیق ان اطلاعوں سے بھی ہو رہی ہے۔ جن میں کہا گیا ہے۔ کہ طاقتور چینی فوجیں جنہوں نے حال ہی میں صوبہ کوانگسی کے دار الحکومت نیننگ پر قبضہ جمایا ہے۔ جاپانیوں کا تعاقب کر کے انہیں سرحد ہند چینی کی طرف دھکیل رہی ہیں۔

چنکنگ ۳۱ مئی۔ صوبہ ہونان کی لڑائی میں چینی مسلمانوں کو وہی حیثیت حاصل ہے۔ جو انسانی جسم میں دماغ کو حاصل ہوا کرتی ہے۔ مسلم لیڈر جنرل چنگ ہسی اس علاقے کے مسلمانوں کی راہنمائی کر رہے ہیں۔ مارشل چیانگ کو آپ پر بڑا اعتماد ہے۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ مشہور ادیب جی۔ ایچ۔ ویلز نے "ڈیلی ورکر" میں ایک مضمون شائع کر کے لکھا ہے۔ کہ آئندہ جنگ کے متعلق کانا پھوسی کی ایک منظم تحریک شروع ہوئی ہے۔ اور کہا جا رہا ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ روس کے خلاف لڑیں گے۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ ایران کے وزیر خارجہ نے برطانیہ امریکہ اور روس کو چٹھیاں لکھی ہیں۔ کہ اب چونکہ لڑائی ختم ہو چکی ہے۔ اس لئے اب وہ اپنی فوجیں ایران سے ہٹا لیں۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ جنرل منٹگمری نے جرمنوں کے نام ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ جرمنی میں برطانوی فوجوں کا مقصد یہ ہے۔ کہ جو علاقے ان فوجوں کے قبضہ میں ہیں۔ وہاں لوگ امن سے زندگی بسر کریں۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ فصلیں کاٹی جائیں۔ ٹرانسپورٹ کا کام شروع کر دیا جائے۔ اور خاص خاص صنعتوں کو پھر جاری کر دیا جائے۔

واشنگٹن ۳۱ مئی۔ اوکی ناوا کے جزیرہ میں امریکن فوجیں شوری کے پاس پہنچ گئی ہیں۔ یہاں گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ مغرب کی طرف سے اتحادی دستے شوری میں داخل ہو گئے ہیں۔

کانڈی ۳۱ مئی۔ برما میں اتحادی فوجیں ان جاپانیوں کا تعاقب کر رہی ہیں۔ جو شام کی پہاڑیوں کی طرف بھاگ رہی ہیں۔ کچھ اور جاپانی فوجیں تھاوی سے پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ ایک طرف تو اتحادی دستے بھاگتے ہوئے جاپانیوں کو پریشان کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اتحادی بمبار ان ریلوے سڑکوں اور راشن پر بم برسا رہے ہیں۔ جن پر سے جاپانی بھاگ سکتے ہیں۔

کانڈی ۳۱ مئی۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے بنکاک سنگاپور ریلوے لائن پر اور ریلوے ڈبوں پر بم برسائے۔

واشنگٹن ۳۱ مئی۔ فلپائن کے اڈوں سے اڑ کر ہوائی جہازوں نے ہند چینی کے سمندری کنارے کے ساتھ ساتھ رسد اور کمک کے راستوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔

چنکنگ ۳۱ مئی۔ جنرل چیانگ کائی شیک نے وزیر اعظم کے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔ ٹی۔ وی سونگ وزیر خارجہ کو وزیر اعظم بنایا گیا ہے۔